روزنامہ
الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۷۷/۴۲ | ہفتہ ۳۰ محرم الحرام ۱۴۱۳ھ ، یکم ظہور ۱۳۷۱ ہش ، یکم اگست ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۷۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کسی گناہ کو چھوٹا نہ سمجھیں

حضرت امام جماعت الاوّل فرماتے ہیں:-

"یادرکھو کسی گناہ کو چھوٹا اور حقیر نہ سمجھو۔ چھوٹے سے چھوٹے گناہ سے انسان ایک خطرناک اور گھیر لینے والے گناہ میں گرفتار ہو جاتا ہے۔"

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"ہاں یہ سچ ہے کہ استقامت ہونی چاہیئے اور یہ استقامت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل اور کرم ہی سے ملتی ہے۔ ایک ادنیٰ درجہ کا فقیر بھی ایک بخیل سے بخیل انسان کے دروازے پر جب دھرنا مارتا ہے تو کچھ نہ کچھ لے کر ہی اٹھتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ تو کریم رحیم خدا ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ کوئی اس کے دروازے پر گرے اور خالی اُٹھے۔ اگر چاہتے ہو کہ ساری مرادیں پوری ہو جاویں تو یہ تو اس کے ہی فضل سے ہوں گی۔ بعض اوقات انسان کو یہ بھی دھوکا لگتا ہے کہ فلاں مُراد پوری نہیں ہوئی؛ حالانکہ بات یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ احتیاج سے ہی انسان کو بَری کر دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صـ ۲۴۱)

اعلان دارالقضاء

(قاری محمد شریف صاحب بنام ورثاء احمد حسین صاحب کاتب)

مکرم قاری محمد شریف صاحب معلم اصلاح وارشاد حال ۸۹ ج ب زنن تحصیل وضلع فیصل آباد نے درخواست دی ہے کہ مکرم احمد حسین صاحب سابق کاتب الفضل بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ ان کا ایک قطعہ ۳۵ (بر قبہ ایک کنال) محلہ دارالیمن ربوہ میں واقع ہے جس میں سے ۱۰ مرلے کا پلاٹ انہوں نے خاکسار کے پاس مبلغ چودہ ہزار روپے (RS, 14000/-) میں فروخت کر دیا تھا۔ خاکسار نے قیمت ان کو ادا کر دی تھی۔ لیکن ان کی اچانک وفات کی بناء پر منتقلی پلاٹ کی کارروائی مکمل نہ ہو سکی تھی۔ براہ کرم پلاٹ مذکورہ میں سے دس مرلے خاکسار کے نام منتقل کئے جانے کا فیصلہ فرمایا جائے۔ موصوف کے ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ مکرم شکیل احمد صاحب (بیٹا)
۲۔ " نصیر احمد صاحب (-"-)
۳۔ " طیب حسین صاحب (-"-)
۴۔ " جمیل احمد صاحب طارق (-"-)
۵۔ محترمہ امۃ الباسط صاحبہ (بیٹی)
۶۔ " امۃ الرحمٰن صاحبہ (-"-)
۷۔ " امۃ الشافی صاحبہ (-"-)
۸۔ " طیبہ نسیم صاحبہ (-"-)
۹۔ " امۃ المتین صاحبہ (-"-)
۱۰۔ " امۃ الکریم نزہت صاحبہ (-"-)
۱۱۔ " سعیدہ بیگم صاحبہ (بیوہ)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس دن کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

نماز جو خدا نما بنا دیتی ہے

حضرت امام جماعت الرابع فرماتے ہیں:

ہمارے وجود خدا کی ذات سے لذت پانے والے ہوں جیسا کہ حضرت بانیٔ سلسلہ نے فرمایا اور خدا کی ذات کے رنگ اور اس کی صفات ہماری ذات میں جاری ہونے والی ہوں۔ یہ وہ نماز ہے جو بالآخر انسان کو خدا نما بنا دیتی ہے۔ یہ وہ نماز ہے جس کے بعد انسان جتنی دفعہ بھی نماز میں جاتا ہے۔ ہر دفعہ کوئی نیا موتی لے کر نکلتا ہے۔ نیا گوہر لے کر واپس لوٹتا ہے کبھی انسان ایسی نمازوں سے خالی ہاتھ واپس نہیں لوٹتا، اور جتنا ترقی کرتا ہے اتنا ہی خدا کے رنگ اس پر پہلے سے بڑھ کر چڑھتے چلے جاتے ہیں۔ اتنا ہی زیادہ اس میں انکسار پیدا ہوتا چلا جاتا ہے۔ اتنا ہی زیادہ وہ رکوع اور سجود کا اہل ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور تکبّر کی بجائے اس میں انکساری بڑھنے لگتی ہے۔ خدا کرے کہ ہمیں ہمارے بڑوں کو بھی اور چھوٹوں کو بھی موجودہ نسلوں کو بھی اور آئندہ نسلوں کو بھی ایسی ہی نمازیں نصیب ہوں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲ اگست ۱۹۹۱ء)

اخلاص، محنت، محبّت اور خشیت اللہ پر اپنے تمام کاموں کی بنیاد رکھو

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی)

افسرانِ سلسلہ کو مَیں نصیحت کرتا ہوں کہ وہ خصوصیت سے اپنے اخلاق درست کریں۔ اگر ضدی لوگ آجائیں تو ان کو بھی محبت اور پیار سے سمجھانے کی کوشش کیا کریں اور پوری محنت اور اخلاص سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔ اس امر کی طرف خدا تعالیٰ نے (...) میں اشارہ کیا اور بتایا ہے کہ صاحب ایمان جب کام میں مشغول ہوتا ہے تو وہ ہمہ تن اس میں مستغرق ہو جاتا اور مشکلات پر قابو پالیتا ہے۔ ایسی صورت میں اگر مخالفین کی طرف سے اعتراض بھی ہو تو دعاؤں سے اس کا ازالہ کرنا چاہیئے اور اعتراضات سے کبھی گھبرانا نہیں چاہیئے۔ مَیں تو اعتراضات سن سن کر اتنا عادی ہو چکا ہوں کہ... مثال اس عورت کی سی ہوگئی ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ پاگل تھی۔ جب باہر نکلتی تو چھوٹے چھوٹے بچے اس کے پیچھے لگ جاتے اور اسے کنکر وغیرہ مارتے اور وہ گالیاں دیتی۔ ایک دن لوگوں نے اپنے بچوں کو سمجھایا کہ یہ ناجائز طریق ہے۔ یہ بیچاری پاگل ہے تم اسے تنگ کیوں کرتے ہو۔ مگر یہ خیال کر کے کہ ممکن ہے بچے اس نصیحت پر عمل نہ کریں۔ انہوں نے گھروں میں انہیں بند کر لیا۔ دوسرے دن جب وہ پاگل عورت باہر نکلی اور اس کے پیچھے کوئی بچہ نہ دوڑا تو وہ ہر گھر پر جاتی اور کہتی۔ آج رات تمہارے بچوں کو قولنج ہو گیا ہے کہ وہ باہر نہیں نکلے۔ کہیں جا کر کہتی کہ آج تمہارے بچوں پر چھت گر پڑی تھی کہ وہ دکھائی نہیں دیتے۔ وہ کہنے لگے بچوں کو آزاد کر دو۔ یہ تو یوں بھی بد دعائیں دیتی ہے اور اس طرح بھی بچوں کو ہم قید کیوں رکھیں

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۱ ستمبر ۱۹۲۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

یکم۔ ظہور ۱۳۷۱ ہش — یکم۔ اگست ۱۹۹۲ء

دینی اور دنیوی علم ۔۔۔!

جب کوئی خدا کا بندہ یہ کہتا ہے کہ خدا مجھ سے کہتا ہے کہ کھاؤ تو کھاتا ہوں اور وہ مجھ سے کہتا ہے کہ فلاں قسم کا کپڑا پہنو تو میں پہنتا ہوں تو اس کی بات سو فیصد درست ہونے کے باوجود یہ توجیہہ کرنی پڑتی ہے کہ ہر بات اللہ تعالیٰ بول کر اور الفاظ کے ذریعہ نہیں کہتا کہ یہ کرو یا وہ کرو۔ بلکہ وہ خدا کا بندہ دراصل اس مقام پر ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا منشاء کیا ہے۔ اور خدا کن کن باتوں کی کس کس وقت اجازت دیتا ہے اور کن باتوں سے روکتا ہے۔ اور جب وہ خدا کا بندہ خدا کی منشاء کے مطابق عمل کرتا ہے تو یہی سمجھتا ہے اور بالکل ٹھیک سمجھتا ہے کہ خدا ہی نے اسے کہا ہے کہ یہ کرو اور وہ نہ کرو۔ اب کھانا کھاؤ۔ اور اس قسم کے کپڑے پہنو۔

حقیقت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی منشاء کو سمجھ لینا ہی دین کی اصل ہے۔ اگر انسان کوئی کام خدا کی منشاء کے مطابق کرے تو وہ دین کا حصہ بن جاتا ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ وہ عبادت کا رنگ اختیار کر لیتا ہے۔ اور جو بات عبادت کا رنگ اختیار کر لے وہ اسی طرح کی عبادت ہے۔ جس طرح کی عبادت معروف معنوں میں سمجھی جاتی ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ دین کی باتیں الگ ہیں اور دنیا کی الگ۔ دین کا علم الگ ہے اور دنیا کا علم الگ۔ اور اسی کے پیش نظر وہ جسے دین کا علم کہتے ہیں وہ تو سیکھتے ہیں لیکن جسے دنیا کا علم کہتے ہیں اسکی طرف توجہ نہیں دیتے اور اس طرح انکی زندگی کا ایک پہلو۔ جو اتنا ہی اہم ہے۔ جتنا کہ دوسرا پہلو۔ وہ خالی رہ جاتا ہے اور کہا جا سکتا ہے کہ وہ خود ادھورے رہ گئے ہیں۔ حالانکہ وہ پہلو جو انہوں نے ترک کر دیا ہے اور جسے دنیا کا علم کہہ کر انہوں نے حاصل نہیں کیا وہ بھی دین ہی کا ایک حصہ ہے البتہ یہ ضرور ہے کہ اسے دین کا حصہ بنانا پڑتا ہے۔ اپنی سوچ کو بدلنا پڑتا ہے۔

یہ کائنات خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ ہے۔ اور اس کی ہر چیز اسی کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ علم کا کوئی بھی شعبہ ہو وہ خدا تعالیٰ ہی کی دین ہے اور ہر شعبہ انتہا کے طور پر ہمیں خدا تعالیٰ تک پہنچاتا ہے۔ علم حساب ہو یا علم جغرافیہ۔ علم الارضیات ہو یا علم الفلکیات۔ یہ سب علوم آہستہ آہستہ انسان کو خدا ہی کی طرف لے جاتے ہیں۔ اسی کا پتہ دیتے ہیں اور اسی کے وجود میں یقین کا سبق پڑھاتے ہیں۔ اور گر یہ ایسا ہے تو پھر یہ دین کیوں نہ ہوئے۔ دین بھی تو آخر یہی کچھ کرتا ہے کہ وہ انسان کو خدا کی سمجھ بوجھ عطا کرتا ہے۔ اور اس کے وجود میں یقین دلا کر اسکی طرف رہنمائی بھی کرتا ہے اور اس تک پہنچا بھی دیتا ہے۔ بات ہے سمجھ لینے کی۔

بادام جو مل جائیں کسی شخص کو بے دام
چڑھ جائے نہ کیوں اسکی مسرت بھی سرِ بام
تحفہ ہے بہر حال محبت کی علامت
سچ ہے کہ محبت ہے محبت ہی کا انعام
ــــــ ابوالاقبال

○

گہرائیوں میں دل کی اُتر جانا چاہیئے
یہ مرحلہ بھی سر سے گذر جانا چاہیئے

سُولی پہ چڑھ کے کس لئے ہنستے نہیں ہیں لوگ
یہ بے یقینیاں ہیں تو مر جانا چاہیئے

سب ڈھے چکی ہیں عقل و خرد کی عمارتیں
اب تو سمندروں کو اُتر جانا چاہیئے

تاریکیاں نہ قبضہ جما لیں مکان پر
اے آفتاب لوٹ کے گھر جانا چاہیئے

پت جھڑ کے اژدہام میں، خوشبو کے دوش پر
پھولوں کو مسکرا کے بکھر جانا چاہیئے

پلکوں کے پار لاکھوں نکلتے ہیں راستے
اے اشکِ ناتمام کدھر جانا چاہیئے

مضطر حریم ذات میں اتنی جسارتیں
ڈرنے کا ہو مقام تو ڈر جانا چاہیئے
چوہدری محمد علی

وہ مل کر بھی کچھ غمگیں تھا، بچھڑ کے اور اُداس ہُوا
مَیں پا کر بھی خوش تو نہیں تھا، کھو کر اور نراس ہُوا

ایک زمانہ بیت گیا تو یاد آئیں اُس کی باتیں!
کیوں کم کی تھیں اُس سے باتیں اب یہ بہت احساس ہُوا

میرے پاس رہا وہ گم سُم، کم کم کیں باتیں اُس نے
خوب کھُلا پردیس میں جا کر مرجعِ عام و خاص ہُوا

اُس نے بھی کتنی مشکل سے اب پہچانے اپنے دوست
شُکر ہے ان ناقدروں کا بھی کوئی قدر شناس ہُوا!

میرے جی میں پھر چاہت ہے اُس سے آنکھ ملانے کی!
خواہش، خواب، خیال، خوشی سب کچھ اُس کے پاس ہُوا!
غالب احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے فرماتے ہیں:۔

چوں نہان است آں عزیزے محترم
ہر کسے راہے گزیند لاجرم

چونکہ وہ عزت والا محبوب پوشیدہ ہے تو ہر شخص کوئی نہ کوئی راستہ (اس سے ملنے کے لئے) اختیار کرتا ہے

آں رہے کو عاقلاں بگزیدہ اند
از تکلّف روئے حق پوشیدہ اند

لیکن عقل والوں نے جو راستہ اختیار کیا ہے انہوں نے یہ تکلّف خدا کے چہرہ کو اور بھی چھپا دیا ہے۔

پردہ ہا بر پردہ ہا افراختہ
مطلبے نزدیک دور انداختہ

پہلے پردوں پر اَور پردے ڈال دیئے، مقصد نزدیک تھا مگر اسے اَور دُور کر دیا

ما کہ با دیدارِ او رو تافتیم
از رہِ عشق و فنایش یافتیم

ہم لوگ جنہوں نے اس کے دیدار سے اپنا چہرہ روشن کیا ہے ہم نے تو اسے عشق اور فنا کے راستہ سے پایا ہے۔

ترکِ خود کردیم بہرِ آں خدا
از فنائے ما پدید آمد بقا

اس خدا کے لئے جب ہم نے اپنی خودی ترک کر دی تو ہماری فنا کے نتیجہ میں بقا ظاہر ہو گئی۔

اندریں رہ دردِ سر بسیار نیست
جاں بخواہد دادنش دشوار نیست

اس راستے میں زیادہ تکلیف اٹھانی نہیں پڑتی۔ وہ صرف جان مانگتا ہے اور اس کا دینا مشکل نہیں ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ان اشعار میں یہ بات واضح فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو پانے کے لئے وہی راہ اختیار کرنا ضروری ہے جو اللہ تعالیٰ خود بتائے ویسے تو چونکہ اللہ تعالیٰ انسانی نظر سے پوشیدہ ہے اس لئے ہر شخص کوئی نہ کوئی راہ اختیار کر کے اس تک پہنچنا چاہتا ہے۔

جہاں تک عقل کے ذریعے اس تک پہنچنے کا سوال پیدا ہوتا ہے حضور فرماتے ہیں کہ عقل تکلف کرتی ہے اور تکلف کے راستے سے اس تک پہنچنے کی کوشش میں اس کے چہرے کو اَور بھی چھپا دیتی ہے۔ عقل سوچتی ہے اور سوچتی چلی جاتی ہے اور سوچ کی غلط پگڈنڈیوں پر پڑ کر اللہ تعالیٰ کے چہرے سے اَور بھی دُور ہو جاتی ہے اور اس کے لئے خدا تعالیٰ کا چہرہ پہلے سے بھی زیادہ پوشیدہ ہو جاتا ہے۔ باتوں پر باتیں اور سوچ پر سوچ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پردوں پر پردے پڑ جاتے ہیں۔ پہلے ہی پردے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پوشیدہ ہے اس پر اَور پردے پڑ جاتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کا حصول بہت آسان ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ انسان کے اتنا قریب ہے کہ وہ کہتا ہے کہ رگ جان سے بھی زیادہ قریب ہوں۔ لیکن انسان اس کے متعلق اپنی طرف سے جو باتیں سوچنے لگتا ہے تو اس کے لئے یہ مقصد نزدیک ہونے کے باوجود دُور ہو جاتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے دُور ہی دُور ہوتا چلا جاتا ہے۔ دہریت بھی اسی بات کا نتیجہ ہے کہ انسان از خود خدا تعالیٰ کو تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اپنے طور طریق استعمال کر کے اس تک پہنچنے کی کوشش کرتا ہے اور وہ راستے ہی میں کھو جاتا ہے اور اس کھو جانے کا نام دہریت ہے حضور فرماتے ہیں کہ ہم جن لوگوں نے اپنے چہرے کو اپنے دیدار کو روشن کیا ہے انہوں نے اپنی عقل و خرد کو اس طرح استعمال نہیں کیا جس طرح دنیا والے کرتے ہیں۔ انہوں نے عشق کی راہ اختیار کی ہے اور عجز و انکسار کے راستے انہوں نے اپنے آپ کو فنا کر دیا ہے۔ اور اس انکسار اور فنا کے نتیجہ میں انہوں نے خدا تعالیٰ کو پا لیا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ حضور فرماتے ہیں ــــ کہ جب تک انسان اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے لئے چھوڑ نہ دے اپنی نفی نہ کر دے۔ اپنی خودی کو ترک نہ کر دے اس وقت تک یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو پا سکے۔ حضور فرماتے ہیں کہ اپنی فنا ہی ایک ایسی چیز ہے جو بقا عطا کرتی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے حقیقی عاشق ہیں وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ایسا کرنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آتی۔ کیونکہ سب سے بڑی چیز انسان کے پاس اس کی جان ہی ہے اور وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جان قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ اس لئے جب ان سے پوچھا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تو صرف جان مانگتا ہے اور جان کا دینا مشکل نہیں ہے۔ اگرچہ دنیا داروں کے لئے جان کا دینا ہی سب سے زیادہ مشکل ہے لیکن وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کے حقیقی طالب ہیں اور خدا تعالیٰ کی ہستی کے متلاشی ہیں وہ اپنی جان ہتھیلی پر لئے پھرتے ہیں کہ جان مانگے تو جان دے دی جائے اور اس کو پا لیا جائے۔ غرض ان اشعار میں حضور نے اس بات کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو حاصل کرنے کے لئے اسے پانے کے لئے۔ اس کے ہو جانے کے لئے۔ اپنے آپ کو فنا کرنا ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق عطا کرے کہ ہم اس کی راہ میں ہر قربانی پیش کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہیں اور ہم ہمیشہ یہ محسوس کریں کہ خدا تعالیٰ ہماری نظروں کے سامنے ہے۔ ہم اسے دیکھتے ہیں اور وہ ہمیں دیکھتا ہے۔ ہم اس سے مانگتے ہیں۔ وہ ہمیں دیتا ہے ہم اس کی طرف چلتے ہیں وہ دوڑ کر ہماری طرف آتا ہے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

تقدیر کی باتیں

فرمودہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت الثانی۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔

اصل بات تو یہ تھی کہ وہ دیکھتے کہ اس مسئلہ کے فوائد کیا ہیں؟ مگر انہوں نے اس کو نہ دیکھا اور ایسے رنگ میں اس مسئلہ کو مانا کہ اس سے بجائے فائدہ کے نقصان اٹھانا پڑا۔ اور بھی جو کوئی ان کی بیان کردہ طرز کو مانے گا نقصان ہی اٹھائے گا۔ مثلاً ان لوگوں میں سے ایک فریق کہتا ہے کہ جو کچھ انسان کرتا ہے وہ خدا تعالیٰ ہی کراتا ہے۔ اب اگر یہ بات درست ہے تو ہم پوچھتے ہیں کہ ادھر تو ہر ایک برے سے برا فعل خدا کراتا ہے اور ادھر قرآن کریم میں ڈانٹتا ہے۔ کہ تم ایسا کیوں کرتے ہو؟ ہم کہتے ہیں یہ تو ظلم ہے اور نہ صرف ظلم ہی ہے بلکہ کم عقلی بھی ہے کہ آپ ہی خدا انسان سے ایک برا فعل کرائے اور پھر آپ ہی ڈانٹے۔ اب دیکھو خدا تعالیٰ کے متعلق یہ بات ماننے سے کس قدر نقصان ہو سکتا ہے۔ ایسے عقیدہ کے ساتھ تو ایک منٹ کے لئے بھی انسان کا ایمان قائم نہیں رہ سکتا یہ تو قدر والوں کا حال ہے۔

اب رہے تدبیر والے۔ انہوں نے جو تعلیم پیش کی ہے اس کے متعلق اگر وہ خود ہی غور و فکر سے کام لیتے تو انہیں معلوم ہو جاتا کہ انہوں نے ان تعلقات پر جو انسان اور خدا تعالیٰ کے درمیان ہیں تبر رکھ دیا ہے کیونکہ تعلقات کی مضبوطی اور ان میں زیادتی محبت ہی کی وجہ سے ہوتی ہے ان کی تعلیم اس محبت کو جو انسان اور خدا کے درمیان ہے بالکل مٹا دینے والی ہے۔ تعلقات کس طرح محبت کا باعث ہوتے ہیں اس کے متعلق مجھے ایک واقعہ یاد آیا۔

ایک دفعہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ اخبار عام پڑھ رہے تھے۔ کہ مجھے آواز دی۔ محمود۔ محمود۔ جب میں پاس گیا تو فرمانے لگے کلکتہ کا فلاں شخص مر گیا ہے۔ میں نے حیران ہو کر پوچھا۔ مجھے کیا۔ فرمایا یہ بے تعلقی کا نتیجہ ہے۔ اس کے گھر تو ماتم پڑا ہو گا۔ اور تو کہتا ہے۔ مجھے کیا؟ تو تعلق سے محبت پیدا ہوتی ہے مگر تدبیر کے قائل لوگوں کی تعلیم اس کے خلاف ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ

باقی ص ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ونگ کمانڈر پروفیسر حمید احمد بھٹی

بچوں سے برا برتاؤ اور لاپرواہی

مضمون نگار حضرات ورق کے صرف ایک طرف لکھیں اور دائیں جانب حاشیہ چھوڑیں ورنہ مضمون کی اشاعت میں غیر ضروری تاخیر کا امکان ہے۔

گھر کا ماحول

بچوں کی تربیت کے سلسلہ میں ان کی نفسیات کو جاننا ایک بہت اہم اور مشکل فریضہ ہے۔ اکثر والدین اور اساتذہ اس غلط فہمی کا شکار ہوتے ہیں کہ بچے نباتات کی طرح خود بخود پھلتے پھولتے رہتے ہیں اور ان کی تربیت پر زیادہ توجہ دینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ یہ خیال مذہبی اخلاقی سماجی اور نفسیاتی لحاظ سے بالکل غلط ہے۔ سکولوں میں بچوں کی حالت کا دارومدار کافی حد تک اس کے گھروں کے ماحول پر ہوتا ہے اسی طرح سکول کے ماحول کا اثر بھی بچوں کے گھر کے ماحول پر ہوتا ہے۔ اگر گھر کا ماحول اچھا ہے تو بچے سکول میں اچھی طرح سے تعلیم و تربیت حاصل کرتے ہیں۔ اور اگر سکول کا ماحول اچھا ہو تو بچے گھر میں اچھی طرح سے رہتے ہیں اور اپنے والدین اور بہن بھائیوں سے اچھا برتاؤ کرتے ہیں۔ گھر میں بچوں کی تربیت کی ذمہ داری والدین کے سپرد ہوتی ہے۔ اگر بچوں کے بہن بھائی عمر میں بڑے ہیں تو ذمہ داری کا ایک حصہ ان بہن بھائیوں کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔ بچوں کی تربیت کو خراب کرنے والے دو قسم کے والدین ہیں۔ ایک قسم کو برا برتاؤ کرنے والے والدین کہا جاتا ہے۔ اور دوسری قسم کو غافل والدین کہا جاتا ہے۔

برا برتاؤ کرنے والے والدین

ماہرین نفسیات کا خیال ہے کہ بچوں سے برا برتاؤ کرنے والے والدین میں سے اکثر ایسے ہوتے ہیں جن سے ان کے والدین نے بچپن میں برا برتاؤ کیا ہوتا ہے۔ ایسے والدین نتیجہ کے طور پر اور لاشعوری بدلہ کے طور پر اپنے بچوں سے بھی برا سلوک کرتے ہیں۔ ایسے والدین لاشعوری طور پر اپنی مار کا بدلہ اپنے بچوں سے لے رہے ہوتے ہیں۔ درحقیقت والدین نفسیاتی۔ اخلاقی اور سماجی اعتبار سے پختگی اور بالیدگی کا مظاہرہ نہیں کر رہے ہوتے۔ بلکہ روحانی لحاظ سے بھی اس قسم کے والدین ادھورا پن اور کوتاہی کا شکار ہوتے ہیں۔ وہ یہ بھی بھول جاتے ہیں کہ ان کے بچے ان پر انحصار کرتے ہیں اور والدین ان کا سہارا ہیں۔ برا برتاؤ کرنے والے والدین اپنے بچوں کو بچے نہیں سمجھتے بلکہ وہ ان کو سمجھ کے اعتبار سے جوان سمجھتے ہیں جس کی وجہ سے ایسے والدین اپنے بچوں کی جوان لوگوں کے معیار کے مطابق تربیت کرتے ہیں جو کہ سراسر غلط ہے

برا سلوک کرنے والے والدین ہر وقت اپنے بچوں سے خائف رہتے ہیں کہ وہ کہیں ان پر حقیقی یا خیالی تنقید نہ کر دیں۔ مزید یہ ڈر بھی ہوتا ہے کہ کہیں ان کے بچے ان کو رد نہ کر دیں۔ جب بچے والدین کو رد کرتے ہیں تو اس وقت والدین کو اپنی ذہنی اور اخلاقی پست حالی کے افشاء ہونے کا فکر لگ جاتا ہے کچھ ایسے والدین بھی ہوتے ہیں جو اپنے بچوں کو جواں مرد سمجھنے لگتے ہیں اور وہ ان سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ ان کی ساری ضروریات پورا کریں۔ جب ایسے والدین کے بچے ناکامیوں کا شکار ہوتے ہیں تو وہ ایسی ناکامیوں کو برداشت نہیں کرتے اور پھر اضطراب میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اگر اضطراب طول پکڑ جائے تو پھر بھی والدین افسردگی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ایسے والدین پر اکثر اوقات غصے کے دورے پڑتے رہتے ہیں جو کہ بچوں کی تربیت پر بہت برا اثر ڈالتے ہیں۔ جب اضطراب اور افسردگی ناقابل برداشت ہو جائے تو پھر بچوں کو مارنا شروع کر دیتے ہیں۔ مارنے سے ایسے والدین کو ذہنی سکون ملتا ہے۔ حقیقتاً یہ سکون ایک بدلہ کی شکل میں ملتا ہے جس کا احساس ان کے لاشعور میں بچپن سے دبا ہوا ہوتا ہے اور یہ لاشعوری بدلہ اس لئے پیدا ہوا تھا کہ انہوں نے خود بھی بچپن میں اپنے والدین سے ماریں کھائی تھیں۔ برا سلوک کرنے والے والدین ایک اور کمزوری کا بھی شکار ہوتے ہیں یہ لوگ اپنے بچوں سے غیر حقیقی توقعات رکھتے ہیں اور اس چیز کو بھول جاتے ہیں کہ ان کے بچے ابھی بچپن کے مراحل سے گزر رہے ہیں۔ گاؤں کے بچے اور نچلے طبقوں کے بچے اس لحاظ سے بہت بدقسمت ہوتے ہیں کیونکہ والدین بہت ہی چھوٹی عمر میں ان سے وہ کام لینا شروع کر دیتے ہیں جو کہ جوانوں کے کرنے کے ہوتے ہیں۔ بعض گھروں میں والدین اپنے بچوں کو مارنا شروع کر دیتے ہیں کچھ ایسے والدین ہیں جو لڑکپن سے اپنے بچوں کو مارنا شروع کرتے ہیں۔ یہ عام طور پر تیرہ سے انیس سال کا عرصہ یعنی ٹین ایج کا زمانہ ہوتا ہے جس کو ماہرین نفسیات پختگی سے بھری عمر کہتے ہیں۔ بعض والدین یہ سوال پوچھتے ہیں کہ بچوں کو مارنا چاہیئے یا نہیں مارنا چاہیئے۔ اس سوال کا کوئی مطلق جواب نہیں ہے۔ اگر والدین نے بچے کی تربیت اچھی کی ہے اور اس کی جسمانی۔ ذہنی۔ اعصابی۔ اخلاقی سماجی اور جذباتی صحت بھی اچھی ہو تو پھر بچوں کو مارنے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ اگر بچے کی عمومی صحت اچھی ہے اور والدین کی صحت بھی اچھی ہے۔ نیز محلہ اور سکول کا ماحول بھی اچھا ہے تو پھر مارپیٹ کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ اگر بچے کی صحت میں کسی قسم کی کمی ہے لیکن والدین اور اساتذہ کی تربیت اچھی ہے اور بچے کا ماحول بھی اچھا ہے تو پھر مارپیٹ کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ مثبت پہلو حاوی ہو جاتے ہیں۔ اگر بچے کی صحت بھی خراب ہو سکول اور سوسائٹی کا ماحول بھی خراب ہو اور والدین کی تربیت بھی خراب ہو تو بچے کا بگاڑ زیادہ ہوگا۔ اور مارپیٹ کی ضرورت زیادہ محسوس ہوگی۔ بچوں کی تربیت کے سلسلہ میں ایک فارمولا بہت کارآمد ثابت ہوتا ہے۔ یہ فارمولا میڈیکل سائنس سے لیا گیا ہے جس کا مفہوم کچھ ایسا ہے اگر ایک کم طاقت کی دوا فائدہ پہنچا رہی ہے تو زیادہ طاقت کی دوا ہرگز نہ دیں۔ اگر اس فارمولا کو بچوں کی تربیت کے لئے استعمال کیا جائے تو کچھ اس قسم کا فارمولا بنے گا۔ اگر ملامت اور ڈانٹ سے کام ہو جائے تو بچوں کو مارنا نہیں چاہیئے اور اگر زبان کے اشاروں سے کام ہو جائے تو ملامت اور ڈانٹ سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ اور اگر صرف حرکاتِ جسمانی سے سمجھا کر کام ہو جاتا ہے تو پھر زبان کو بھی روک لیا جاتا ہے۔

لاپرواہ والدین

ہمارے معاشرے میں بچوں سے برا برتاؤ کرنے والے والدین کے علاوہ ایک بڑی تعداد ایسے والدین کی بھی ہے جو بچوں کی تربیت سے غافل ہوتے ہیں۔ غفلت کا یہ مرض دن بدن سرطان کی مرض کی طرح بڑھتا جا رہا ہے۔ اس غفلت کی وجوہات کچھ بڑی ہیں اور کچھ چھوٹی ہیں۔ بڑی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں۔

- دین سے غفلت اور بے تعلقی اور اس سے پیدا ہونے والی بے راہ روی۔
- مادہ پرستی
- مادہ چیزوں کی بہتات
- ذرائع ابلاغ اور ان کا بے دریغ۔ بے ربط اور بے موقع استعمال
- ویڈیو کلچر
- ٹیلی ویژن اور اس کے متعدد چینلز
- مغربی تمدن کی یلغار
- باپ کے علاوہ ماں کا نوکری یا کاروبار کرنا اگر دونوں بچوں کی تربیت سے غافل ہیں
- بچوں کے "دوستوں" اور کلاس فیلوز کا چال چلن اور حرکات و سکنات سے غفلت۔
- تعلیم و تربیت کی اہمیت کی کمی۔
- سماجی رسومات کو ضرورت سے زیادہ اپنانا اور ان میں بھرپور شمولیت اختیار کرنا۔
- لوگوں سے ضرورت سے زیادہ میل ملاپ رکھنا۔
- کھیل کود اور آوارہ گردی میں قیمتی وقت ضائع کرنا۔ والدین کا بچوں کی آوارگی کی بری عادت سے غافل رہنا۔
- والدین کا پڑھائی کے سلسلے اپنے بچوں سے باز پرس نہ کرنا۔
- والدین کے ذہنوں میں پروفیشنل اور اعلیٰ تعلیم کی اہمیت کا کم ہو جانا اور اس کے برعکس بچوں کی تعلیم کے بغیر کاروبار کی طرف رغبت دلانا۔

ہر بڑی وجہ کے اندر بیسیوں چھوٹی وجوہات موجود ہیں جن کی تفصیل میں جانا میرے لئے اس وقت ممکن نہیں ہے۔ تاہم غافل والدین کے خواص لکھ رہا ہوں جو کہ بچوں پر برا اثر چھوڑتے ہیں۔ اکثر غافل والدین میں ایک کمزوری ایسی ہوتی ہے جس کی وجہ سے وہ ذہنی دباؤ اور اضطراب کو برداشت نہیں کر سکتے۔ کچھ والدین انتہائی جذباتی ہوتے ہیں اور وہ بچوں کی ہر جائز یا ناجائز باتیں ماننے کے لئے مجبور ہو جاتے ہیں۔ ایسے والدین جن کو جذباتی مریض بھی کہا جا سکتا ہے اپنے بچوں کے لئے کافی نقصان دہ ثابت ہوتے ہیں۔ ان کے بچے اکثر لاڈ میں پلتے ہیں۔ نفسیات میں ان کو لاڈ پیار سے بگڑا ہوا بچہ کہا جاتا ہے جو کہ بڑے ہو کر خراب ہو جاتے ہیں۔ جو والدین ذہنی دباؤ اور اضطرابی حالت کو برداشت نہیں کر سکتے ان کی یا تو عام صحت خراب ہوتی ہے یا اعصابی صحت کمزور ہوتی ہے۔ نفسیاتی اور اخلاقی لحاظ سے ان والدین میں صبر اور قربانی کا مادہ بہت کم ہوتا ہے۔ چھوٹی سی بات پر زیادہ غصہ کا اظہار کرتے ہیں۔ بلکہ بعض دفعہ غصہ کے دورہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ بار بار غصہ کے دورے پڑنے سے دل کے نظام پر برا اثر پڑتا ہے جس سے کچھ عرصہ بعد ایسے لوگوں کو ہائی بلڈ پریشر کا مرض لگ جاتا ہے۔ بعض والدین اپنے غصہ کا اظہار اپنے بچوں سے براہ راست نہیں کر سکتے بلکہ بالواسطہ اظہار کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں والدین اکثر بچوں سے ترشروئی۔ روکھائی اور غمناکی سے پیش آتے ہیں جو کہ بسا اوقات بچوں کیلئے زیادہ خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ غصہ ایک شعوری عمل ہے جو کہ کم نقصان دہ ثابت ہوتا ہے لیکن غصہ کے لاشعوری اثرات زیادہ ضرر رساں ثابت ہوتے ہیں۔ عام طور پر یہ اثرات بچوں کی شخصیت میں ترشروئی۔ روکھائی اور غمناکی کے علاوہ۔ اداسی۔ تناؤ۔ ضد۔ سرکشی۔ کجروی خاموشی اور افسردگی جیسے خواص پیدا کرتے ہیں بچوں سے غافل والدین اکثر یہ خواہش رکھتے ہیں کہ ان کے بچے ان سے اپنے جائز مطالبات بھی نہ کریں۔ ایسے والدین اپنی کوتاہ اندیشی تنگ

باقی ص۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ــــــــ نون۔ سین

اسرائیل اور جوہری اسلحہ

ایک طرف تو یہ کوششیں کی جارہی ہیں کہ جوہری اسلحہ کے پھیلاؤ کو روکا جائے اور اس کے آئٹم نہ صرف کم سے کم کر دئے جائیں بلکہ مزید اس قسم کا اسلحہ ہرگز تیار نہ کیا جائے۔ اس سلسلے میں بعض علاقائی معاہدوں کی بھی باتیں ہو رہی ہیں۔ لیکن دوسری طرف خطرہ یہ ہے کہ جن ملکوں کے پاس جوہری اسلحہ موجود ہے وہ اپنے موجود اسلحہ سے کوئی حصہ کسی دوسرے دوست ملک کو دے دیں جہاں اتنا کنٹرول ممکن نہ ہو جتنا کہ پہلے ملک میں۔ یا یہ بھی ہے کہ بعض ممالک کے حالات اتنے خراب ہو رہے ہیں یا کئے جا رہے ہیں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کے لئے جوہری اسلحہ ہی ایک بچاؤ کا طریق ہے۔ مثلاً کہا جاتا ہے کہ اب لیبیا اور الجیریا اس بات کی سر توڑ کوشش کر رہے ہیں کہ ان کے پاس جوہری اسلحہ موجود ہونا چاہیئے انہی باتوں کے مدنظر اسرائیل کے ڈائریکٹر جنرل کہارون یالیو KHARON YALIV جو اسرائیل کے جوہری پروگرام کے انچارج ہیں نے کہا ہے کہ اگرچہ ایک عرصہ تک ہم نے کہا ہے کہ مشرق وسطی میں ہم جوہری اسلحہ کے استعمال میں پہل نہیں کریں گے لیکن اب جب کہ یہاں جوہری اسلحہ کا خطرہ بڑھ رہا ہے اور مبینہ طور پر بعض ممالک اس کے لئے انتہائی کوشش کر رہے ہیں کہ ان کے پاس جوہری اسلحہ موجود ہو ہم اس بات کی گارنٹی نہیں دے سکتے کہ ان خطرات کے پیش نظر ہم جوہری اسلحہ کے استعمال میں پہل نہیں کریں گے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ الجیریا اب جوہری اسلحہ بنانے کے بالکل قریب پہنچ چکا ہے۔ اب وہ اپنا ہدف حاصل کرنے والے ہیں اور اس ملک کے علاوہ آئندہ دس سال میں مشرق وسطی کے ممالک بھی جوہری اسلحہ کے مالک بن جائیں گے اور چونکہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ پہل نہیں کریں گے۔ اس لئے ہمیں بھی اپنی پالیسی بدلنی ہوگی۔ انہوں نے مزید یہ بھی کہا کہ مشرق وسطی میں سیاسی ردو بدل کی ضرورت ہے۔ ۱۹۸۱ء میں اسرائیل کے جنگی جہازوں نے عراق کے نیوکلیر ری ایکٹر کو اس لئے تباہ کر دیا تھا کہ اسرائیل کا یہ خیال تھا کہ عراق اس کے ذریعے جوہری اسلحہ تیار کر رہا ہے۔ مسٹر یالیو نے یہ بھی کہا کہ قیام امن کو جو کوششیں ہو رہی ہیں ان سے یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ جوہری اسلحہ کے استعمال میں خاصی تاخیر ہو جائے گی۔ اور نہ صرف تاخیر ہونی چاہیئے بلکہ اس علاقے میں جوہری اسلحہ کے استعمال کا خطرہ ختم کر دینا چاہیئے۔ انہوں نے کھل کر یہ بات بھی بیان کی کہ اس وقت تو ہمیں جوہری اسلحہ سے حملہ کا کوئی خطرہ نہیں لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ وقت کے گذرنے کے ساتھ ساتھ یہ خطرہ قریب سے قریب تر آتا چلا جائے گا۔ انہوں نے اس سلسلے میں اسلامی بنیاد پرستی کا بھی ذکر کیا۔ اور کہا کہ یہ تبدیلیاں بھی جوہری اسلحہ کے استعمال کی طرف توجہ دلا سکتی ہیں

لیبر پارٹی۔ نیا صدر

برطانیہ کی لیبر پارٹی مسلسل چوتھی دفعہ پارلیمانی انتخابات ہارنے کے بعد ابھی تک سنبھل نہیں سکی ان کے صدر نیل کنک نے اس شکست کے بعد استعفٰے دے دیا اور پارٹی میں نئے صدارت کے لئے کشمکش شروع ہو گئی۔ اب سکاٹ لینڈ کے ایک وکیل جان سمتھ کو پارٹی کا لیڈر منتخب کر لیا گیا ہے۔ مسٹر سمتھ کی عمر ۵۳ سال ہے اور وہ پہلے پارٹی کے مالی امور کے نمائندہ رہے ہیں۔ اب ایک خصوصی کانفرنس کے موقعہ پر جہاں لیڈر کا انتخاب کیا جا رہا تھا انہوں نے ۹۱ فیصد ووٹ لے کر صدارت کا عہدہ جیت لیا ہے۔ سمتھ نے نیل کنک کی جگہ لی ہے۔ ان کی عمر ۵۰ سال تھی اور وہ گذشتہ انتخابی شکست سے دلبرداشتہ ہو کر پارٹی کی لیڈرشپ چھوڑ گئے تھے۔

اس انتخاب کے نتیجہ میں جان میجر برطانیہ کے وزیر اعظم نے سمتھ کی زیادہ تر پشت پناہی مزدوروں کی یونین نے کی۔ ان کے حریف جو نیوزی لینڈ میں پیدا ہوئے تھے اور ایک دانشور مانے جاتے ہیں انہیں صرف ۸،۹ فیصد ووٹ ملے۔ کہا جاتا ہے کہ سمتھ سے یہ امید کی جا سکتی ہے کہ وہ لیبر پارٹی کو اکٹھا رکھ سکیں گے۔ اور اسے پہلے سے زیادہ مضبوط بنا سکیں گے۔ ان سے پہلے نیل کنک نے بھی لیبر پارٹی کے لئے خاصا کام کیا تھا۔ انہوں نے ایسے وقت میں لیبر پارٹی کو سنبھالا تھا جب کہ اس کے متعلق عام طور پر یہ کہا جاتا تھا کہ وہ تقریباً دفن ہی کر دی گئی ہے۔ بہر حال اب دیکھنا یہ ہے کہ آئندہ انتخابات میں کون سی پارٹی جیتتی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ چوتھی جیت کنزرویٹو پارٹی کو اس لئے حاصل ہوئی کہ مسز مارگریٹ تھیچر نے پہلے تین انتخابات جیت لئے تھے۔ اور اب بھی اگر انہیں اندرونی خلفشار وزیر اعظم کے عہدے سے ہٹا نہ دیتا تو وہ یقیناً یہ انتخاب بھی جیت لیتیں۔

ملک بدری

مغربی کنارہ (فلسطین) میں النجاح یونیورسٹی جو نابلس میں ہے کا اسرائیلی فوجوں نے محاصرہ کر رکھا تھا۔ اور خیال یہ تھا کہ اگر امریکہ کے سیکرٹری آف سٹیٹ کے وہاں پہنچنے تک یہ محاصرہ جاری رہا تو فسادات میں خاصا خون بہایا جائے گا۔ اسلئے طلباء اور فوج کی گفت وشنید کے نتیجہ میں چھ طلباء نے اس بات کو مان لیا کہ انہیں ملک بدر کر دیا جائے اور اردن بھیج دیا جائے جہاں تین سال قیام کرنا ان کے لئے لازمی ہوگا۔ ان چھ افراد کو ریڈ کراس کے کارکنوں نے سرحد تک پہنچایا۔ فلسطینیوں کے نمائندے فیصل الحسینی نے کہا کہ میرے خیال میں یہ معاہدہ دانشمندی اور صبر و تحمل کا نمونہ ہے۔ کوئی بھی یہ نہیں چاہتا تھا کہ مشرق وسطی کے امن کے قیام کی کانفرنس کے دوبارہ شروع ہونے سے پہلے حالات خراب ہو جائیں۔ سیکورٹی کے ذرائع نے یہ بھی بتایا ہے کہ فوج یونیورسٹی پر پورے زور کے ساتھ حملہ کرنا چاہتی تھی۔ لیکن طرفین میں ایسے لوگ موجود تھے جو اس معاملے کو سلجھانے پر آمادہ تھے۔ اسرائیلی حکام نے کہا ہے کہ بیس مسلح افراد ایسے ہیں جنہیں یونیورسٹی سے نکالنے کی ضرورت ہے۔ اگرچہ فی الحال چھ ان کے ہاتھ لگے ہیں فوج کو اس یونیورسٹی میں داخل ہونے کا موقع ملا جب سٹوڈنٹ کونسلز انتخابات کی تیاری ہو رہی تھی۔ اور فوج کو اس بات کا خطرہ تھا کہ اس موقعہ پر فسادات ہوں گے۔ چنانچہ فوج نے مطالبہ کیا کہ طلباء کے لیڈر ان کے حوالے کر دئے جائیں۔ جو خاصی دیر تک جھگڑے کا باعث بنا رہا۔

برازیلین / ایڈز سے وفات

گذشتہ دنوں اسلام آباد کے ایک ہسپتال میں برازیل کے ایک سفارت کار ایڈز کی مرض سے وفات پا گئے۔ جب انہیں ہسپتال لایا گیا تھا تو وہ دیر سے بے ہوشی کے عالم میں تھے برازیل کے سفارت خانے نے ہندوستان سے اپنے سینئر ڈاکٹروں کو علاج کے لئے بلایا جنہوں نے یہ رائے دی کہ مریض کو فوری طور پر انگلستان بھجوا دینا چاہیئے۔ تاکہ وہاں ان کا ایڈز کا علاج کیا جا سکے۔ لیکن چونکہ ان کی حالت ایسی نہیں تھی کہ وہ سفر پر جا سکتے اسلئے انہیں انگلستان نہ بھجوایا جا سکا۔ یہ سفارت کار اپنے سفیر کی جگہ کام کرنے آئے تھے۔ سفیر ابھی تک رخصت پر ہیں۔ اور ان کی جگہ لی یا لی کام کر رہے تھے۔ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف میڈیسن میں جب ان کا معائنہ کیا گیا تو پتہ چلا کہ انہیں ایڈز کا مرض ہے۔ بعد میں وریدوں میں خون جم جانے کی وجہ سے جو عام طور پر ایڈز میں علامت پائی جاتی ہے ان کی وفات ہو گئی۔ جن ڈاکٹروں نے ان کا علاج کیا انہوں نے اس بات کو بھی مدنظر رکھا کہ مریض کو ہاتھ نہ لگانا پڑے۔ یعنی جسم کا کوئی حصہ ان کے ساتھ مس نہیں ہونا چاہیئے۔ اور جو جو چیز ان کے علاج میں استعمال کی گئی وہ سب کی سب پھینک دی گئیں تاکہ ان کی وجہ سے کسی اور شخص کو اس مرض سے لاحق ہونے کا خطرہ نہ رہے۔ کہتے ہیں کہ ہسپتال میں جن ڈاکٹروں اور پیرامیڈیکل سٹاف نے ان کا علاج کیا وہ اس قسم کی بیماری کے علاج سے ماہر ہیں۔

کیا وجہ ہے کہ خدا کو قادر، مقتدر اور احکم الحاکمین، علیم و خبیر اور اخذ شدید والا مان کر اور یقین کر کے بھی اس سے گناہ سرزد ہوتے ہیں۔ حالانکہ اپنے معمولی دوستوں آشناؤں، حاکموں اور شرفاء کے سامنے جن کا نہ علم ایسا اور نہ ان کی طاقت اور حکومت خدا کے برابر ان کے سامنے بدی کا ارتکاب کرتے ہوئے رکتا ہے اور خدا سے لاپرواہ ہے اور اس کے سامنے گناہ کئے جاتا ہے۔ اس کی اصل وجہ صرف ایمان باللہ اور صفات الٰہی سے غفلت اور لاعلمی ہے۔

(حضرت امام جماعت الاول خطبہ فرمودہ ۲۰ مارچ ۱۹۰۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سید ظہور احمد شاہ ـــ ریڈیو رپورٹ

گندم کی اقسام اور کاشت

جیسا کہ زمینداروں اور کاشتکار بھائیوں کو علم ہے حکومت نے محکمہ زراعت کی ریسرچ برانچ کے ذریعہ تجربات کے ذریعہ مختلف قسموں پر تحقیقات کرنے کے بعد نئے بیج متعارف کروائی رہی ہے۔ پچھلے سال گندم کی تین اقسام متعارف کروانے کے لئے تجربتاً زمینداروں کو بہت تھوڑی مقدار میں کاشت کے لئے دی گئی تھیں۔ ان کے متعلق رپورٹ ریڈیو پاکستان کے ذریعے نشر کی گئی۔ جسمیں یہ بتایا گیا کہ ان اقسام میں سے سب سے زیادہ کامیاب "انقلاب" نامی قسم رہی اس قسم نے سب سے زیادہ پیداوار دی۔ جنوری میں بھی کاشت کرنے پر اسکی پیداوار ۲۵ من فی ایکڑ حاصل کی گئی۔ جب کہ وقت پر کاشت کی جانے پر ۶۴ من تک پیداوار حاصل کی گئی۔ بلکہ ایک تجربہ میں جو خانیوال میں کیا گیا ایک کھیت میں ۷۱ من پیداوار ہوئی۔ اسکی کاشت کا وقت ۱۰ نومبر سے آخر دسمبر تک ہے۔ یعنی یہ اگیتی بھی کاشت کی جاسکتی ہے اور پچھیتی بھی۔

دوسرے نمبر پر ایک دوسری قسم "پاسبان" آئی ہے۔ اگرچہ دانہ ذرا باریک ہے لیکن پیداوار خوب دیتی ہے اور "انقلاب" کے بعد دوسرے نمبر پر آئی ہے۔ اسکی ایک خاص بات یہ معلوم ہوئی کہ ایسی زمینیں جن میں کسی قدر کلر ہو ان میں یہ قسم دوسری تمام اقسام سے زیادہ پیداوار دیتی ہے۔ اسلئے ایسے زمیندار بھائی جنکی زمینوں میں تھوڑی بہت کلر کی شکایت ہو وہ اسکو دوسری اقسام کے مقابلہ میں ترجیح دیں۔ یہ ان کی زمینوں کے مناسب حال ثابت ہوگی۔ اسکی کاشت کا وقت یکم نومبر سے ۱۵ دسمبر تک ہے۔

بارانی علاقوں کے لئے نئی قسم "رہتاس" ہے۔ اسکی پیداوار بھی بہت اچھی آئی ہے اس کا بیج کافی مقدار میں ہونے کی وجہ سے کافی زمینداروں کو اس سال کاشت کے لئے دیا گیا تھا۔ اسکو حاصل کرنے کے لئے محکمہ زراعت کے فیلڈ سٹاف سے رابطہ قائم کریں۔ وہ آپ کو بتائیں گے کہ اس قسم کا بیج کن کن زمینداروں کے پاس ہے اور اس طرح ان زمینداروں سے حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

بیج کو اگر آپ نے ابھی حاصل کرکے نومبر میں کاشت کے لئے رکھنا ہے تو اسکی حفاظت از حد ضروری ہے۔ سب سے پہلے بیج کو سکھالیں۔ بعض دفعہ تھریشنگ کے وقت بارش ہوجاتی ہے۔ اس طرح سے بیج میں بھی نمی کا عنصر زیادہ ہوجاتا ہے اسلئے بیج کو سکھانا از حد ضروری ہوتا ہے اسکے علاوہ بیج کو چھان پھٹک کر ہر قسم کی آلائش سے صاف کرکے سٹور کریں۔ کھپرے اور سسری سے بچانے کیلئے اسمیں دوائی یا گولیاں ڈال کر رکھیں۔ بیج کو سٹور کرنے سے پہلے جس برتن میں آپ نے بیج رکھنا ہو اسے دھوپ میں اچھی طرح سکھا کر صاف کرلیں۔ اور برسات کے موسم میں ایک دفعہ اچھی طرح دیکھ لیں۔ کہ کوئی خرابی تو نہیں ہو رہی۔

بقیہ: ص۴ سے آگے

نظری اور بے صبری کی وجہ سے بچوں کے جائز مطالبات کو ٹالتے رہتے ہیں۔ اگر ان کے بچے اصرار کریں تو ان کو ڈانٹ دیں گے اور زیادہ اصرار کرنے کی صورت میں ان کو پیٹنا شروع کردیں گے۔ ان والدین کو یہ سمجھ نہیں ہوتی کہ بچوں کے جائز مطالبات کو نہ پورا کرنے کی صورت میں ان کی شخصیت ادھوری رہ جاتی ہے۔ کیونکہ اس میں کجی رہ جاتی ہے اور مسخ شدہ ہوجاتی ہے۔ ایسے بچے بڑے ہو کر ذہنی آویزش اور الجھن کا شکار ہوجاتے ہیں۔ زیادہ تر ایسے بچے احساس کمتری میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ اس کے برعکس کچھ بچے احساسِ برتری کا شکار ہوجاتے ہیں دونوں قسمیں نقصان دہ ہوتی ہیں۔

بچوں کی خواہشات کا دائرہ بہت وسیع ہوتا ہے۔ اس میں خوراک۔ لباس۔ تعلیم کھیل و تفریح اور سفر جیسے زندگی کے مختلف پہلو شامل ہیں۔ بچوں کی خوراک شروع سے ہی اچھی اور وافر ہونی چاہیئے۔ خوراک کی کمی بچوں میں بھوک اور ناداری کا احساس پیدا کرتی ہے اور یہ کمی ساری زندگی کے ساتھ رہتی ہے اور شخصیت پر ایک گہری چھاپ لگادیتی ہے۔ یہ چھاپ اکثر اوقات کامیابی اور عظمت حاصل کرنے کے لئے بچے کے لئے روک کا باعث بن جاتی ہے۔ اسی طرح اگر بچوں کے لباس میں کمی آجاتی ہے اور مروج فیشن کے مطابق بچوں کو لباس مہیا نہ ہو سکے تو کچھ بچے احساس کمتری کا شکار ہوجاتے ہیں اور ساری زندگی لباس کی کمی محسوس کرتے رہتے ہیں اور اچھے لباس پہننے کے خواہشمند رہتے ہیں۔ اسی طرح جن بچوں کو تعلیم کا شوق ہوتا ہے ان کو اگر اچھے سکولوں اور کالجوں میں نہ پڑھایا جائے تو وہ باقی ماندہ زندگی اپنے اندر علمی خامی کو بدستور محسوس کرتے رہتے ہیں جو کہ ایک بہت تکلیف دہ امر ہوتا ہے۔ عمدہ اور ٹھوس تعلیم کی کمی بڑے ہو کر احساسِ کمتری پیدا کرتی ہے۔ اسی طرح اگر مروج زبانیں اور خاص کر انگریزی زبان کی کمی عملی زندگی میں ملک کے اندر یا ملک سے باہر دونوں صورتوں میں لوگوں کے لئے تکلیف اور پریشانی کا باعث بنتی ہے۔ انگریزی لکھنے کی کمی لوگ محنت سے پوری کرلیتے ہیں لیکن انگریزی بول چال کی کمی کو پورا کرنا ایک بہت مشکل فعل ہے بہت کم لوگ اس کمی کو پورا کرتے ہیں۔ جن بچوں کی (انگریزی بولنے کی صلاحیت) کی بنیاد شروع سے کمزور ہوتی ہے وہ بڑے ہو کر اعلیٰ عہدوں پر فائز ہونے کے باوجود بھی انگلش بولنے سے یا انگلش میں تقریر کرنے سے گھبراتے ہیں۔ اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ ایسے لوگ دفتری تقریبات کے موقعوں پر انگریزی بولنے یا انگریزی میں تقریر کرنے کے لئے اپنے نائب کو آگے کردیتے ہیں اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو تقریب میں سے تقریر کو نکال دیا جاتا ہے۔ تعلیم کی خواہش پورا کرنے کے ساتھ ساتھ والدین کو چاہیئے کہ بچوں کی خواہشات جو کہ کھیل۔ تفریح اور سفر سے تعلق رکھتی ہیں ان کو بھی احسن طریق سے پورا کیا جائے۔ کھیل تفریح اور سفر سے بچوں میں خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے اور ان کے علم میں اضافہ ہوتا ہے جو کہ عملی زندگی میں بہت کارآمد ثابت ہوتا ہے۔

بعض والدین تو اس حد تک اپنے فرائض سے غافل ہوتے ہیں کہ وہ اس مشکل ذمہ داری سے شعوری یا لاشعوری طور پر کنارہ کشی اختیار کرلیتے ہیں۔ اور کبوتر کی طرح اپنی آنکھیں بند کرلیتے ہیں اس خیال سے کہ شاید بلی غائب ہوجائیگی۔ اس سلسلہ میں پہلا جرم جو ان والدین سے سرزد ہوتا ہے وہ بچوں کی تربیت کے سلسلہ میں منصوبہ بندگی کی عدم موجودگی یا اس کی کمی ہے۔ بچوں کی تربیت اور حفاظت کے سلسلہ میں والدین کی طرف سے منصوبہ بندی بہت ضروری عمل ہے بلکہ ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے جس کا احاطہ پیدائش کے وقت کان میں اسلامی توحید کے مقدس فریضہ سے شروع ہو کر بچوں کی شادیوں تک چلا جاتا ہے۔ بچوں سے لیے والدین کی منصوبہ بندی ایک بہت لمبا اور مشکل سفر ہے جو کہ بچوں کے حفاظتی ٹیکوں سے شروع ہو کر تربیت اور تعلیم کے مراحل سے گذر کر رشتہ ناطہ کے ادوار سے ہوتا ہوا شادیوں اور اس کے بعد کی ذمہ داریوں کو نبھانے تک چلا جاتا ہے۔ یہ لمبا سفر کوئی شخص اپنی عقل۔ تعلیم اور فراست سے طے نہیں کرسکتا۔ اس کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل کا شامل ہونا انتہائی ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ تمام والدین کو اس لمبے سفر کو احسن طریق سے پورا کرنے کی توفیق بخشے۔

بقیہ: ص۳ سے آگے

نے اشیاء پیدا کردیں اور انسان کو پیدا کردیا اور اس کے بعد اس نے اس کو بالکل چھوڑ دیا کہ جس طرح چاہے کرے۔ اگر یہ بات درست ہے۔ تو پھر بندہ اور خدا میں تعلق کیونکہ قائم ہوسکتا ہے۔ بے شک جو چیزیں خدا تعالیٰ نے بنائی ہیں ان کے اندر فوائد بھی ہیں مگر ان کے اندر نقصان بھی تو ہیں مثلاً خدا نے آگ بنائی ہے اگر اس کے کچھ فائدے ہیں تو نقصان بھی ہیں اگر اس سے کھانا پکتا ہے تو لاکھوں اور کروڑوں روپیہ کا سامان اور گھر بھی جلا کر راکھ سیاہ کردیتی ہے۔

پس ان لوگوں نے تقدیر کے مسئلہ کو اس رنگ میں بنوایا کر ایک تو (اللہ کی پناہ) خدا تعالیٰ پر جو تمام عقلوں کا پیدا کرنے والا ہے خلاف عقل کام کرنے کا الزام آتا ہے اور دوسرے خدا تعالیٰ کے ساتھ انسان کا جو محبت کا تعلق ہے وہ بالکل ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ انسان کے دل میں طبعاً خیال پیدا ہوتا ہے کہ مثلاً آگ جو خدا تعالیٰ نے پیدا کی ہے اگر فائدہ پہنچاتی ہے تو نقصان بھی تو کرتی ہے۔ پھر اس کے پیدا کرنے میں خدا تعالیٰ کا کیا احسان ہوا۔ یہ خیالات جب پیدا ہوں تو خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلقات محبت نہیں پیدا ہوسکتے۔ بلکہ ایسا ہی تعلق رہ جاتا ہے جیسا کہ یہاں کے لوگوں کو امریکہ والوں سے ہے۔ بلکہ اس سے بھی کم کیونکہ امریکہ سے تو مال بھی منگوا لیا جاتا ہے مگر خدا سے کسی بات کی امید نہیں۔

غرض اس قسم کے خیالات نے روحانیت کو حد سے زیادہ نقصان پہنچایا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفین نوؔ

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفین نوؔ کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے ۔ اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں ۔

جو دوست وقف نوؔ میں شامل اپنے بچوں کی تصاویر الفضل میں شائع کرانا چاہتے ہیں ۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ پاسپورٹ سائز بلیک اینڈ وائٹ اور صاف تصاویر بھجوائیں ۔

(ادارہ)

ثاقب احمد انور ابن محمد انور
اقبال ٹاؤن لاہور

حنا حفیظ بنت عبدالحفیظ مبشر
جرمنی

سامی حفیظ ابن عبدالحفیظ مبشر
جرمنی

حسان ولید احمد ابن کوکب مقصود احمد
راولپنڈی

فہمیدہ ناصر بنت عبدالصبور ناصر
ربوہ

یاسر احمد نظام ابن ناصر احمد نظام ۔ ربوہ

بارعہ نعیمر بنت نعیم احمد صاد ایم اے
ربوہ

اینلا ساجد بنت ساجد احمد
راولپنڈی

سفیر احمد ابن نذیر احمد
راولپنڈی

محمد بلال احمد ابن محمد مسعود خالد
راولپنڈی

محمد ظفر اللہ ابن محمد صادق صدیقی
راولپنڈی

عدنان احمد ابن ناصر احمد خان
راولپنڈی

صبیحہ ناصر بنت ناصر احمد خان
راولپنڈی

انتصار احمد ابن نثار احمد
راولپنڈی

خولہ لبصالت بنت عبدالمومن
راولپنڈی

سمیعہ طاہرہ بنت مرزا توقیر لیسین
راولپنڈی

عدنان ارشد ابن ارشد محمود
راولپنڈی

عمران نصیر ابن نصیر احمد قریشی
راولپنڈی

مدیحہ صباحت بنت مبشر احمد ندیم
راولپنڈی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ ۔ ۳۰ ؍ جولائی ۔ کل بعد دوپہر سے بادل آجانے اور ٹھنڈی ہوا چلنے سے موسم خوشگوار ہوگیا ہے ۔ آج دوپہر تک مطلع ابر آلود ہے ۔ آج صبح ساڑھے پانچ بجے سے بجلی غائب ہے ۔

○ سندھ میں پیپلز پارٹی کے سینکڑوں کارکنوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے ۔ ۳۰ جولائی کو پی ڈی اے کی اپیل پر سندھ اور دیگر صوبوں میں حکومت کے خلاف زبردست احتجاجی مہم شروع ہونے والی تھی لیکن اس سے ایک دن قبل گرفتاریاں شروع ہوگئیں ۔

○ سندھ میں پیپلز پارٹی نے گرفتاریوں کے بعد اپنی احتجاجی مہم ملتوی کر دی ہے ۔ تاہم سندھ کے سوا دیگر تمام صوبوں میں احتجاجی مظاہرے کئے جائیں گے ۔ پیپلز پارٹی سندھ کے صدر سیّد قائم علی شاہ اور اقبال حیدر نے جلدی میں بلائی گئی ۔ ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ ہم حکومت کے جال میں نہیں پھنسنا چاہتے اور نہ ہی اس سازش کو کامیاب ہونے دینا چاہتے ہیں جس کے بارے میں ہمیں مصدقہ معلومات حاصل ہیں ۔

○ قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو نے گرفتاریوں کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ صوبائی حکومت وفاقی حکومت کے اشارے پر انسانی حقوق کی خلاف ورزی کر رہی ہے ۔

○ ازبک ملیشیا کے دس ہزار جوان کابل میں داخل ہو گئے ہیں ۔ کابل میں شدید جنگ چھڑنے کا خطرہ پیدا ہوگیا ہے ۔ گلبدین حکمت یار کے حامیوں سے ان کی لڑائی کسی بھی وقت شروع ہو سکتی ہے ۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ بے نظیر کے خلاف مقدمات میں صدر کا اپنا اعتبار داؤ پر لگا ہوا ہے ۔ صدر اور ان کے وکلاء چاہتے ہیں کہ مقدمات جلد طے ہو جائیں مگر استغاثہ کو انہیں عدالت تک لانے میں دو سال لگ گئے ۔ بی بی سی کا کہنا ہے کہ فوج سے بے نظیر کے رابطے کی قیاس آرائیوں کے بعد بے نظیر سے صدر کے تعلقات مزید خراب ہوگئے ہیں ۔

○ آزاد کشمیر کے وزیر اعظم نے کہا ہے کہ پاکستانی سفیروں کی کارکردگی معیار کے مطابق نہیں ۔

○ لاہور کے ایک مجسٹریٹ نے ۹ ۔ پولیس افسران اور اہلکاروں پر قذف اور ڈکیتی کے مقدمات درج کرنے کا حکم دیا ہے ۔ ان پولیس افسران اور اہلکاروں نے سالگرہ کی ایک تقریب میں داخل ہو کر تین شادی شدہ جوڑوں تین خواتین تین نابالغ بچوں کو گرفتار کر لیا تھا ۔ پولیس نے کہا ہے کہ وہ اس فیصلہ کے خلاف اپیل کرے گی ۔

○ بغداد میں وزارت زراعت کی عمارت کی چھ گھنٹے تک تلاشی لی گئی ۔ مگر کوئی چیز نہ ملی ۔ اقوام متحدہ کے افسران کے اس معائنے کے دوران بغداد میں امریکہ کی مخالفت میں مظاہرے ہوتے رہے ۔

○ خلیج کی جنگ کی تلخی کے بعد اب اردن دوبارہ امریکہ کے ساتھ دوستی کی شاہراہ پر گامزن ہوگیا ہے ۔

○ متحدہ عرب امارات میں سبز انقلاب کی آمد آمد ہے ۔ ملک میں آٹھ کروڑ درخت لگائے گئے ہیں حکومت جنگلات لگانے پر ۳ ؍ ارب ڈالر خرچ کر چکی ہے ۔

○ مڈغاسکر میں دس فوجیوں نے ریڈیو سٹیشن پر قبضہ کر کے حکومت کا تختہ الٹنے کا اعلان کر دیا ۔ چند گھنٹوں کے بعد وہ خود ہی بھاگ گئے ۔

○ امریکہ کے شہر لاس اینجلس میں ایک گھنٹہ میں ۵ ؍ بینک لوٹ لئے گئے ۔

○ تنزانیہ کی ۸۰ ؍ فیصد آبادی گردن توڑ بخار میں مبتلا ہے ۔

○ لندن میں عمران خان کے کینسر ہسپتال کی امداد کے لئے کرایا جانے والا امدادی میچ تماشائیوں کی ہلڑ بازی کے سبب مکمل نہ ہو سکا ۔ تاہم ایک لاکھ پونڈ کے عطایا جمع ہوگئے ۔

○ ہندوستان ٹائمز نے تبصرہ میں کہا ہے کہ اپوزیشن نواز شریف حکومت کے خلاف کوئی بڑا سیاسی ہنگامہ کھڑا کرنے میں ناکام ہو گئی ہے ۔

○ دریائے سندھ میں سیلاب نے ڈیرہ اسماعیل خان میں تباہی مچا دی درجنوں دیہات زیر آب آنے سے فصلیں متاثر ہوئی ہیں ۔ سینکڑوں کچے مکانات گر گئے ہیں ۔ متاثرین کے لئے امدادی کیمپ قائم کر دیا گیا ہے ۔

○ ایم کیو ایم کے سات اراکین سندھ اسمبلی سے اپنے استعفے واپس لے لیں گے ۔ ان اراکین کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے مظفر شاہ حکومت کی حمایت پر رضامندی کا اظہار کیا ہے ۔ ان کے خلاف سنگین مقدمات پر بھی نظر ثانی کی جائے گی ۔

○ امریکہ میں پاکستان کی سفیر سیدہ عابدہ حسین نے کہا ہے کہ امریکہ ایٹمی مسئلے پر پاکستان کے ساتھ امتیازی سلوک نہیں کرے گا ۔

○ کوٹری کے نزدیک پولیس مقابلے میں ۳ ؍ ڈاکو ہلاک کر دیئے گئے ۔ جبکہ تین ڈاکوؤں کو زندہ گرفتار کر لیا گیا ۔

○ جھنگ میں گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں ۵ ۔ خطرناک اشتہاری ملزم گرفتار کر لئے گئے ۔

○ دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ بنگلہ دیش کی وزیر اعظم کے حالیہ دورۂ پاکستان کے دوران نہ تو بہاریوں کی واپسی کے مسئلہ پر بات ہو گی اور نہ ہی وہ محترمہ بے نظیر سے ملاقات کریں گی ۔ ترجمان نے کہا کہ امریکہ سے زیر تربیت پائلٹوں کی واپسی کی خبر بے بنیاد ہے ۔ روس کے ساتھ اسلحہ کی خرید و فروخت کی خبروں کو بھی انہوں نے قیاس آرائی قرار دیا ۔

○ سینیٹ میں پیر پگاڑا کی فنکشنل مسلم لیگ کے ۵ ؍ اراکین آئندہ اجلاس میں الگ نشستوں کی درخواست کریں گے ۔

○ ۲۵ ؍ وفاقی وزراء اور اراکین اسمبلی نے وزیر اعظم سے ملاقات کی اور انہیں اپنی مکمل حمایت کا یقین دلایا ۔

○ ایک امریکی اخبار نے بتایا ہے کہ پاکستان کی فوج کے خفیہ ادارے آئی ایس آئی کے دستے روس کے اندر گھس کر فوجی تنصیبات تباہ کرتے رہے ۔ روس کے اندر پاکستانی حملوں سے امریکہ تشویش میں مبتلا ہوگیا ۔ اور سی آئی اے حیران رہ گئی ۔ واشنگٹن پوسٹ نے بتایا ہے کہ آئی ایس آئی کی سرگرمیوں میں سی آئی اے کا حصہ بہت کم تھا ۔

درخواستِ دعا

مکرم مستری محمد عبداللہ صاحب کے بیٹے مکرم محمد شکر اللہ صاحب جاوید سائیکل ورکس سخت بیمار ہیں اور فضلِ عمر ہسپتال میں داخل ہیں ۔ احباب ان کی صحت و تندرستی کے لئے دعا کریں ۔

قدیمی و اولین و شہرۂ آفاق

حب اٹھراء

سو گولی تیس روپے ۔ مکمل کورس ۱۲۰/- روپے

نپیران

نرینہ اولاد کی مشہور دوا ۱۲۰/- روپے

زدجامِ عشق

تیس گولی ۹۰/- روپے

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ گوجرانوالہ ۔ پاکستان

فون : ۲۱۹۰۶۵ - ۲۱۱۵۳۴

ضرورت سیلز مین

کراچی ، سندھ اور بلوچستان سے تعلق رکھنے والے کم از کم میٹرک پاس محنتی نوجوان جو ادویات کی سیل اور بکنگ کے کام کو بطور پیشہ اپنانا چاہتے ہوں اپنے امیر جماعت صاحب کی تصدیق سے درخواستیں بھجوائیں معاوضہ انتہائی معقول اور ترقی کے روشن امکانات ہیں ۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی ۔ گولبازار ربوہ

فون : ۷۷۱ ، ۶۰۶